ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر برائے ذیلی تنظیم

وقت3-4منٹ

غصّہ پر قابو پانا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ(الشوریٰ:38)

اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصّہ آئے معاف کر دیتے ہیں۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

میرے پیارے بچو! مجھے آج ایک ایسی عادت کے نقصانات بتانے ہیں جو ہم بچوں میں بہت راہ پاگئی ہے۔ہم بات بات پر اپنے گھروں میں بہن بھائیوں اپنے عزیز کزنز سے حتّٰی کہ اپنے بزرگوں اور والدین سے بھی الجھتے، غصہ کرتے اور حکم عدولی کرتے ہیں جب کہ اسلامی تعلیم غصّہ کے خلاف ہے۔ دوسروں کو معاف کرنا کسی کی سختی پر صبر کرنا اور عفوو درگزر کی تعلیم ہمیں قرآن، احادیث، کتب حضرت مسیح موعودؑ اور خطبات خلفاء کرام سے ملتی ہے۔ اس بُرائی کے مقابل اور بہت سی نیکیوں کا ذکر ہمیں ملتا ہے جیسے احسان کرنا ہمدردی خَلق، صلح کاری اور قوت برداشت وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار غصّہ پی جانے کا حکم دیا ہے اور مؤمنوں کی صفات کے ذکر میں بھی فرمایا کہ وہ غصّہ نہیں کرتے اگر غصّہ آئے بھی تو پی جاتے ہیں جیسے سورۃ الشوریٰ کی آیت 38 جس کی تلاوت ترجمہ کے ساتھ مَیں اوپر کر آیا ہوں اور آل عمران آیت 135 میں بھی اَلْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ کے الفاظ میں مؤمنوں کی صفت میں فرمایا کہ وہ غصہ کو دبا جاتے ہیں ۔

پیارے بچو! اس آیت کے ضمن میں ہمارے تاریخ دانوں نے ایک نہایت ہی پیارا واقعہ محفوظ کیا ہے جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اِسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کئی مقامات پر اپنی تقاریر اور درس و تدریس میں بیان فرمایا ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت حسنؓ کے نوکر سے چائے کی پیالی آپ کے سامنے گر گئی جس کی چھینٹوں سے آپ کے کپڑے بھی خراب ہوئے جس پر آپ کو اپنے نوکر پر غصّہ آیا تو نوکر جو مسلمان اور اسلامی علم رکھتا تھا نے وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ پڑھا آپ نے فرمایا کَظَمْتُ مَیں نے معاف کیا۔ نوکر نے اس آیت کا اگلا حصہ پڑھ دیا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ۔ آپؓ نے فرمایا عَافِیْتُ مَیں نے معاف کیا۔ نوکر نے آیت کا آخری حصہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ جب پڑھا تو حضرت حسن کہنے لگے۔ جاؤ! میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یہ بات کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ ہر قسم کے غصّہ اور بدلے کے جذبات کو دل سے نکال دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ جب غصّہ بھی نہ آئے اور بدلہ لینے کے جذبات بھی دل سے نکل جائیں اور نہ صرف یہ کہ غصّہ کے جذبات کو نکال دیا جائے بلکہ غلطی کرنے والے پر کچھ احسان بھی کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مؤمن میں یہ باتیں پیدا ہوں۔ روایات میں حضرت حسنؓ کا ایک واقعہ آتا ہے کہ آپ کے ایک غلام نے کوئی غلطی کی۔ اس پر آپ کو اس پر بڑا غصہ آیا اور سزا دینا ہی چاہتے تھے کہ اس پر اس غلام نے آیت کا یہ حصہ پڑھا کہ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ۔ اور وہ جو غصہ دباتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے سزا دینے کے لئے جو ہاتھ اٹھایا تھا اسے نیچے گرا لیا یا ہاتھ ہی نہیں اٹھایا۔ اس پر غلام کو اور جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا: وَالْعَافِیْنَ۔ یعنی ایسے لوگ لوگوں کو معاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہا کہ جاؤ! مَیں نے تمہیں معاف کیا۔ اس بات پر غلام کو مزید جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اس پر انہوں نے اس غلام کو کہا کہ جاؤ! مَیں نے تمہیں آزاد کیا۔ جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23 ستمبر 2016ء)

بچو! یہ ہے غصّہ دبانے کا نتیجہ اور پھل کہ انسان قوّتِ برداشت سے کام لے کر احسان کے درجے پر پہنچ کر نوکروں کو بھی آزاد کر دیتا ہے۔ اس لئے غصّہ دور کرنے کے لئے غصّہ پی جانے، غصّہ دبا جانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو غصّہ کو کھا جانے کا محاورہ استعمال کرتے ہوئے فرمایا کہ نیک آدمی وہ ہیں جو غصّہ کھانے کے محل پر اپنا غصّہ کھا جاتے ہیں اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخشتے ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 351)

پیارے بچو! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم بچوں کو ہماری زبان میں نہایت اچھے طریق پر یوں سمجھایا ہے کہ پہلوان اور بہادر وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(بخاری کتاب الادب حدیث 1046)

یعنی اگر ہم اپنے بہن بھائیوں سے کسی بات پر الجھ پڑیں اور غصّہ آجائے تو غصّہ کو پی جانا، کھا جانا اور دبا جانا ہی اصل میں بہادری کی علامت ہے اس لئے آپؐ نے فرمایا ہے کہ غصّہ کی حالت میں پانی پینا چاہئے اگر کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں اگر بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیں۔ ایک جگہ آپؐ نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنے کا ارشاد فرمایا اس سے بھی غصّہ زائل ہو جائے گا (بخاری کتاب الادب) اور ایک شخص کو غصّہ کے وقت وضو کرنے کی ہدایت فرمائی۔

ہمارے ایک بزرگ تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میری جب شادی ہوئی تو مَیں نے اپنی بیگم سے کہا کہ اگر مجھے کسی وقت کسی بات پر غصّہ آئے تو مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ مَیں صبر سے کام لے کر وہ جگہ کچھ دیر کے لئے چھوڑ جاؤں گا اگر تمہیں کسی بات پر غصّہ آجائے تو تم وعدہ کرو کہ مَیں بھی کچھ دیر کے لئے وہ جگہ چھوڑ دوں گی یوں ہم اس احسن طریق پر عمل پیرا ہیں اور سالہا سال سے ہمارے درمیان کبھی لڑائی نہیں ہوئی۔

پیارے بچوں کو مَیں ایک اور دلچسپ اور ایمان سے بھرپور واقعہ سناتا ہوں ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص حضرت ابو بکرؓ کو بُرا بھلا کہے جا رہا تھا اور حضرت ابو بکرؓ خاموشی سے سن رہے تھے جس پر حضورؐ مسکراتے رہے جب اُس شخص نے حضرت ابو بکرؓ کو بُرا بھلا کہنے کی حد کر دی تو حضرت ابو بکرؓ کو بھی غصّہ آگیا اور آپؓ بھی بول اٹھے تو حضورؐ اُٹھ کر اس محفل سے چلے آئے حضرت ابو بکرؓ آپؐ کے پیچھے ہولئے اور حضورؐ سے پوچھنے لگے کہ حضورؐ! جب وہ مجھے بُرا بھلا کہہ رہا تھا تو آپؐ مسکراتے جا رہے تھے اور جب مَیں نے جواب دیا تو آپؐ اٹھ آئے تو جواب سننے والا ہے بچو!۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو بکر! جب وہ شخص آپ کے خلاف بول رہا تھا اور آپ خاموش تھے تو فرشتے آپ کی طرف سے اُسے جواب دے رہے تھے اور جب آپ نے جواب دینا شروع کیا تو فرشتے اُس مقام سے چلے گئے۔ مَیں بھی اٹھ کر چلا آیا کہ جہاں فرشتے نہیں وہاں میرا کیا کام؟

پیارے بچو! غصّہ پینے کی تعلیمات پر ہماری تاریخ بھری پڑی ہے مگر وقت اس امر کی اجازت نہیں دیتا صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوہ بیان کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ ویسے تو آپؑ کو اپنی تمام زندگی ہی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا اور آپؑ کبھی غصّہ میں نہیں آئے۔ امرتسر، گورداسپور اور لاہور کہاں کہاں کا ذکر کروں۔ لاہور میں ایک دفعہ ایک مولوی تانگہ پر آپؑ کی رہائش گاہ میاں معراج الدین کے مکان پر آیا اور گالیاں دینے لگا آپؑ نے صحابہؓ کو یہ کہہ کر جواب دینے سے منع فرما دیا کہ جو کچھ کہتا ہے اُسے کہنے دو اور کوئی جواب نہ دو اور ایک جگہ روایت ہے کہ اُسے کچھ نہ کہو یہ سمجھتا ہے کہ میرا حق لے لیا ہے۔

پیارے بچو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نُور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصّہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ م تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دُوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔۔۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 127-128 ایڈیشن 1984ء)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یادرکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصّہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصّہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 180)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اس ضمن میں عہدیداروں کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ نیک جذبات اور رحم کا جذبہ ہر عہدیدار میں، خاص طور پر جماعتی عہدیدار میں ہونا چاہئے۔ ویسے تو یہ ہر احمدی کا خاصّہ ہونا چاہئے لیکن عہدیدار جو جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اُن کو خاص طور پر کسی سائل کو یا کسی شخص کو جو دفتر میں بار بار بھی آتا ہے، رابطہ کرتا ہے، اُس سے تنگ نہیں آنا چاہئے اور کھلے دل سے ہمیشہ استقبال کرنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت کے کسی بھی کارکن کو کسی بھی صورت میں جو اعلیٰ اخلاق ہیں اُن سے دُور نہیں ہٹنا چاہئے یا کہیں ایسی صورت پیدا نہیں ہونی چاہئے جہاں ہلکا سا بھی شائبہ ہو کہ اعلیٰ اخلاق کا اظہار نہیں ہوا۔ بلکہ کوشش ہو کہ جتنی زیادہ سہولت میسر ہو سکتی ہے، زیادہ سے زیادہ نرمی سے جتنی بات ہو سکتی ہے، وہ کرنے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ یکم مارچ 2013ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اللہ کرے کہ ہم آپس کے تعلقات میں محبت و مودّت کے جذبات اور ایک دوسرے کے لئے رحم کو بڑھانے والے ہوں۔ وہ جماعت بن جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں جس طرح اُن کی خواہش تھی آپ ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ دنیا کے امن کی بھی جماعت احمدیہ ضمانت بن جائے۔ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان کر آپس کے پیار و محبت اور مودّت کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں۔ مسلمان لیڈر جو آجکل اپنے ہم وطنوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں، اس کو بند کر کے انصاف اور رحم کے ساتھ اپنی رعایا سے سلوک کرنے والے ہوں۔ عوام بھی مفاد پرستوں کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے، اُن کا آلۂ کار بننے کی بجائے عقل سے کام لیں اور خدا تعالیٰ کے صحیح حکموں کو تلاش کریں اور اُن پر چلنے کی کوشش کریں۔ مسلمان ممالک پر جو خوفناک اور شدت پسند گروہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، اپنے مفادات کو ہر صورت میں ترجیح دینے والوں نے جو قبضہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ جلد اس سے بھی مسلمان ملکوں کو خصوصاً اور دنیا کو عموماً نجات دلائے تا کہ ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کو زیادہ بہتر رنگ میں اور زیادہ تیزی سے دنیا میں پھیلا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ یکم مارچ 2013ء)

(کمپوزڈ: مسز بقعۃُ النور عمران۔ جرمنی)

✡✡✡✡